السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک گاؤں میں ایک مدرسہ اس غرض سے قائم ہوا کہ اس میں قرآن وحدیث وفقہ کا درس دیا جاوے اور اس مدرسہ کی اطراف وجوانب کی بستیوں سے مٹھی کا چاول وصول ہووے اور دور دور کی بستیوں سے چندہ وصول ہو آوے اور اسی مٹھی کے چاول اور چندہ کے روپیوں سے مدرسوں کو تنخواہ دی جاوے اسی بنا پر دو برس تک مدرسہ خوب چلا مدرسہ کے قبل مٹھی اٹھانے کا رواج نہ تھا خاص اس مدرسہ کی غرض سے مٹی کا انتظام کیا گیا تاکہ لوگوں پر زر دفلوس دینے میں گراں نہ ہو اور سہولت سے کام بھی چلے اور عامہ مسلمین ثواب سے بہرہ مندہ ہوں اب بعض لوگ یہ کہہ کر مانع ہوتے ہیں کہ مٹھی کے چاول سے مدرسوں کو تنخواہ دینی جائز نہیں کیونکہ اس چاول کے مستحق مساکین ہیں اس صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں واضح ہو کہ جب مٹھی کے چاول کا انتظام اور بندوبست صرف اس غرض سے کیا گیا ہے کہ اس سے اور چندہ کے روپیہ سے مدرسین کی تنخواہ دی جاوے تو مٹھی کے چاول اور چندہ کے روپیہ کا ایک حکم ہے جیسے چندہ کے روپیہ سے مدرسین کی تنخواہ دینا درست ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے صورت مسئولہ میں مٹھی کا چاول اس قسم کے صدقات سے نہیں ہے جن کے مستحق صرف مساکین وفقراء ہیں بلکہ از قسم چندہ واعانت علی البر ہے جس کا حکم آیت : وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ [1] میں کیا گیا ہے پس بعض لوگوں کا مانع ہونا بے جا ونارواہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبدالعزیز عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] ۔ نیکی اور پرہیزی گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد : 2، کتاب الزکوٰة والصدقات : صفحہ : 77

محدث فتویٰ